سوال

(91) صدقہ فطر میں نقد قیمت دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر میں نقد قیمت دینا درست ہے یا نہیں، اگر درست ہے تو آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر میں قیمت دینے کا کوئی حرج نہیں، بخاری شریف میں باب العرض فی الزکوۃ میں ہے:
((قال معاذ لاہل الیمن ائتونی العرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقة مکان الشعیر والذرۃ اہون علیکم خیر الاصحاب النبی ﷺ))
''یعنی حضرت معاذ نے اہل یمن کو کہا کہ بجائے جو اور جوار کے باریک کپڑے اور عام پہننے کے کپڑے صدقہ میں ادا کرو۔ یہ تمہارے لیے آسان ہے اور اصحاب رسول کے لیے زیادہ فائدہ مند۔''
اس روایت میں اگرچہ انقطاع ہے، لیکن امام بخاری محدث کا اس سے استدلال کرنا اس کو تقویت دیتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقات میں مصرف کی حاجت کو مد نظر رکھتے ہوئے قیمت ادا کرنے سے کوئی ہرج نہیں، یہ روایت اگرچہ زکوۃ کے بارے میں ہے لیکن جیسے صدقہ فطر میں ((اغنواہم فی ہذا الیوم)) (دار قطنی) ''یعنی عید کے دن غرباء کو بے پرواہ کرو'' اس سے بھی معلوم ہوا کہ غرباء کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر غلہ کے حساب سے نقدی قیمت دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نصف صاع گندم کو دوسری اشیاء کے صاع کے برابر قرار دیا اور ظاہر ہے کہ نصف صاع وزن میں تو باقی اشیاء کے صاع کے برابر نہیں۔ لہٰذا مراد قیمت ہوگی۔ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ غلہ کے حساب سے نقد دینا بھی جائز ہے۔ (عبد اللہ امرتسری) (تنظیم اہل حدیث جلد ۱۸ شمارہ ۳۰۔ ۳۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 204-205